REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

قیمت خطبہ نمبر ۵ روپے

خطبہ نمبر ۱۲

یوم شنبہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۲ شہادۃ ۱۳۳۷ھش ۱۲ اپریل ۱۹۵۸ء | نمبر ۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ البتہ پاؤں میں ابھی کچھ درد باقی ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۱ اپریل۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو تاحال نقرس کی شکایت ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

درس قرآن مجید

یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک ربوہ میں قرآن مجید کا جو درس جاری ہے۔ اس کے ضمن میں آج مورخہ ۲۱ رمضان المبارک سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اکیسویں پارہ سے درس شروع فرمائے ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

متحدہ عرب جمہوریہ میں اسرائیل کو شمولیت کی دعوت

قاہرہ ۱۱ اپریل۔ قاہرہ ریڈیو نے کل رات اسرائیل کو پھر دعوت دی کہ وہ مصر اور شام کی متحدہ عرب جمہوریہ میں شامل ہو جائے۔ ریڈیو نے ایک نشریہ میں کہا ہے کہ اگر اسرائیل یہ دعوت قبول کر لے تو مشرق وسطیٰ میں مستقل امن قائم ہو جائے گا۔ نشریہ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل کو متحدہ عرب جمہوریہ میں مکمل خود مختاری حاصل ہوگی۔ اور اس سے اسرائیل اور عربوں دونوں کا فائدہ ہے۔ یاد رہے۔ مصر نے گزشتہ مہینے بھی اسی قسم کی تجویز پیش کی تھی۔

باورچی کی ضرورت

ایک تجربہ کار باورچی کی ضرورت ہے جو دیسی کھانے نہایت اعلیٰ تیار کر سکے اور انگریزی کھانا سیکھنے کا شوق رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ایٹمی تجربات کے مقاصد حاصل ہونے کے بعد تجربے بند کرنے پر غور ہوگا

ہفتہ وار پریس کانفرنس میں امریکہ کے صدر آئزن ہاور کا اعلان

واشنگٹن ۱۱ اپریل۔ صدر آئزن ہاور نے کل اعلان کیا ہے کہ امریکہ ایٹمی تجربات کی بندش پر اس وقت غور کرے گا۔ جب سائنسدان اس امر کی تصدیق کر دیں گے۔ کہ ان تجربات سے تحقیق کے مقاصد حاصل ہو گئے ہیں۔ مسٹر آئزن ہاور نے اس رائے کا اظہار کل اپنی پریس کانفرنس میں اس سوال پر کیا کہ وہ بحر الکاہل میں مجوزہ ایٹمی تجربات کے سلسلہ کی تکمیل کے بعد ایٹمی تجربات بند کرنے کے سوال پر غور کریں گے یا نہیں؟

صدر آئزن ہاور نے کہا کہ ایٹمی تجربات بند کرنے کے لئے امریکہ کی یہ آزادانہ کارروائی قطعی جائز ہوگی۔ بشرطیکہ سائنسدانوں کو بڑی حد تک یا مکمل طور پر ان سوالات کا جواب مل جائے جن کے لئے ایٹمی تجربات کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ متوقع تجربات کا بڑا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ تابکار غبار کو کیونکر کم کیا جا سکتا ہے۔ چوٹی کی کانفرنس کے امکان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر آئزن ہاور نے کہا۔ کہ انہوں نے روسی وزیراعظم مسٹر خروشچیف سے تخفیف اسلحہ کے معائنہ اور کنٹرول سسٹم کے ٹیکنیکل پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کے لئے تعاون کی جو اپیل کی ہے۔ اس کی قبولیت کے ساتھ سربراہوں کی کانفرنس مشروط نہیں انہوں نے کہا کہ وہ چوٹی کی کانفرنس میں مسٹر خروشچیف سے ملاقات کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ اس کے لئے پہلے سے موثر اور اطمینان بخش تیاری کی جا سکے۔

تونس اور فرانس کا معاملہ دوبارہ اقوام متحدہ میں پیش کیا جائیگا

فرانس کے باخبر ذرائع کی پیشخبری

پیرس ۱۱ اپریل۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق یہ امر یقینی ہو گیا ہے کہ فرانس اور تونس کا معاملہ دوبارہ اقوام متحدہ میں پیش کیا جائے گا۔ ان حلقوں نے ایجنسی فرانس پریس کو بتایا کہ یہ نتیجہ امریکہ اور برطانیہ کے مشترکہ مصالحتی مشن اور فرانس کے راہ نماؤں میں ملاقات سے اخذ کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مصالحتی مشن اور فرانس کے راہ نماؤں میں بات چیت تونس اور فرانس کے تنازعہ کی حدود سے بڑھ گئی تھی۔ اور انہوں نے سارے شمالی افریقہ کے مسئلہ پر غور کیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ فرانس اور تونس کے تنازعہ پر از سر نو نئی بنیادوں پر غور کیا گیا۔

ضروری اعلان

ایجنڈا مجلس مشاورت ۵۸ء جماعتوں کے عہدہ داران کو بھجوا دیا گیا ہے اگر کسی جماعت کو نہ ملے تو دفتر ہذا سے طلب فرمائیں۔

پرائیویٹ سکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ایڈیٹر:- اللہ بخش خان تنویر ایف۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی ہیں اور ان لوگوں کے بھی ساتھ ہے جو محسن ہیں"

شریعت کے احکام کی پیروی اور خدا تعالیٰ پر کامل توکل کے ذریعہ انسان اپنے آپکو خدا تعالیٰ کی معیت کا مستحق بنا سکتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

اس کے بعد فرمایا:۔

اپنے دوست اور اپنے محبوب کے ساتھ رہنے کو ہر ایک کا دل چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ محبت کرنے کا

ہر مومن دعوےٰ کرتا ہے

اس کے قریب رہنے کی بھی ہر مومن کو خواہش ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ آیت رکھ دی ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی ہیں اور ان لوگوں کے بھی ساتھ ہے جو محسن ہیں "محسن" کے معنے عربی زبان میں ایسے انسان کے ہوتے ہیں۔ جو شریعت پر پوری طرح قائم ہو۔ اور تقویٰ کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ پر پوری طرح توکل ہو۔ گویا خدا تعالیٰ نے بتایا کہ اس کی معیت حاصل کرنے کے ذرائع یہ ہیں کہ اول انسان مجھ پر توکل کرے۔ تو یہ سمجھے کہ جو کچھ میں کرتا ہوں۔ اس میں میرے لئے کوئی برکت نہیں۔ بلکہ اس سے جو نتیجہ خدا تعالیٰ نکالے گا۔ اسی میں میرے لئے برکت ہے۔ میں صرف نماز

اور روزہ کے ذریعہ سے نجات نہیں پاؤنگا۔ بلکہ میری نجات محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوگی۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو

تمام نیک کام کرنیوالوں کے سردار

تھے۔ آپ نے ایک دفعہ زیادہ شدت کی عبادت کی۔ تو آپ کی ایک بیوی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کو اس قدر عبادت کی کیا ضرورت ہے۔ آپ کے تو سب اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں اس خدا کا شکریہ ادا نہ کروں۔ جس نے مجھے معاف کیا ہے۔ اس نے تو مجھے اپنے فضل سے معاف کر دیا۔ لیکن میرا بھی تو یہ کام ہے کہ اس کا شکریہ ادا کروں۔ اور اس کے احکام کی زیادہ سے زیادہ فرمانبرداری کروں۔ یہ گویا

توکل کی ایک تشریح

تھی جو آپ نے فرمائی۔

اسی طرح ایک دوسرے موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ کہ میں بھی اپنے اعمال سے نہیں بخشا جاؤں گا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخشا جاؤنگا یہی کامل توکل ہے یعنی انسان یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ بھی کرنا ہی خدا نے ہی کرنا ہے۔ اس لئے مجھے اپنا سارا کام اسی کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ توکل کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ سب کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ وکالت کے معنے ہوتے ہیں کسی

کو اپنا قائمقام بنانا۔ چنانچہ نکاح کے موقعہ پر جو وکیل بن کر آتے ہیں ان کو اسی لئے وکیل کہتے ہیں کہ ان کو ایجاب و قبول کا لڑکے یا لڑکی والوں کی طرف سے اختیار مل جاتا ہے۔ تو

توکل کے معنے

یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا وکیل بنا لیا۔ تمام کام اس کے سپرد کر دیئے۔ کہ جو بھی تیری طرف سے ہوگا وہ مجھے قبول ہوگا۔ اور پسند ہوگا۔ پس اس آیت کے پہلے فقرہ میں اللہ تعالیٰ نے توکل کا ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لے۔ اور یہ کہے کہ جو کچھ بھی میرے ساتھ گذرے میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوں گا۔ کوئی مصیبت آئے یا آرام پہونچے۔ خوشی آئے یا رنج آئے۔ میں آپ کے سوا کسی کی طرف توجہ نہیں کرونگا۔ صرف آپ کو ہی اپنی ڈھال بناؤں گا۔ اور دوسرے فقرے میں یہ بتایا ہے کہ حفاظت کے سپرد کر دینے کے یہ معنے نہیں کہ وہ خود بے کار ہو کر بیٹھ جائے۔ اور دینی کاموں سے غافل ہو جائے۔ بلکہ فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو نہ صرف اپنی حفاظت خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ بلکہ وہ

شریعت کے تمام احکام

پر بھی پوری طرح عمل کرتے ہیں

مجھے یاد ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی مسلمان انشاء اللہ

کہے تو سمجھ لو کہ اس نے وہ کام کبھی نہیں کرنا کیونکہ مسلمان انشاء اللہ کے یہی معنے سمجھا کرتا ہے کہ اگر کام نہ ہو سکا تو میرا کوئی قصور نہیں ہوگا بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی مرضی کا نتیجہ ہوگا۔ اس لئے جب وہ کوئی کام نہیں کرتا تو کہدیتا ہے کہ میں نے تو پہلے ہی انشاء اللہ کہہ دیا تھا۔ جس کے معنے یہ تھے کہ اگر خدا تعالیٰ کی مرضی ہوئی تو میں یہ کام کرونگا ورنہ نہیں اگر خدا تعالیٰ کی مرضی ہوتی تو وہ مجھ سے یہ کام کرا لیتا پس اگر میں نے یہ کام نہیں کیا تو اسکے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی مرضی نہیں تھی گویا وہ کہتا ہے کہ یہ جھوٹ میں نے نہیں بولا۔ بلکہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ نے بولا ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی مسلمان انشاء اللہ کہے۔ تو سمجھ لو کہ اس نے وہ کام نہیں کرنا اسی طرح آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے معنے صفر کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب کسی سے پوچھو کہ تمہارے گھر میں کیا ہے تو کہتا ہے اللہ ہی اللہ ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گھر میں کچھ نہیں۔ گویا

ایک مسلمان کے نزدیک

اللہ تعالیٰ کی یہ حقیقت ہے کہ وہ ایک دھیلہ کی تو کوئی حقیقت سمجھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا۔ جب اسکے گھر میں کچھ نہیں ہوگا تو وہ کہہ دے گا کہ میرے گھر میں تو صرف اللہ ہی اللہ ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ احادیث میں

حضرت ابو بکرؓ

کا بھی اس قسم کا ایک قول آتا ہے۔ ایک دفعہ آپ چندہ لائے۔ وہ چندہ اتنا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شبہ ہوا۔ کہ یہ اپنے گھر کا سارا سامان لے آئے ہیں۔ حضرت عمرؓ بھی اس موقعہ پر چندہ لائے تھے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس موقعہ پر

اتنا چندہ

دیا تھا کہ میں خیال کرتا تھا۔ کہ اب حضرت ابو بکرؓ مجھ سے چندہ میں نہیں بڑھ سکتے۔ لیکن بعد میں جب حضرت ابو بکرؓ سامان لائے تو اس میں گھر کی چھوٹی موٹی استعمال کی تمام چیزیں بھی تھیں جو انہوں نے لاکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو شبہ ہوا کہ آپ گھر کی سب چیزیں اٹھا لائے ہیں۔ چنانچہ آپ نے دریافت فرمایا کہ ابو بکرؓ کیا تم گھر میں بھی کچھ چھوڑ آئے ہو یا نہیں؟ حضرت ابو بکرؓ کہنے لگے۔ یا رسول اللہ گھر میں میں

اللہ اور اس کے رسول کا ذکر

چھوڑ آیا ہوں۔ اب بظاہر اس قول سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے بھی وہی محاورہ استعمال کیا ہے جس کا ذکر حضرت خلیفہ اولؓ فرمایا کرتے تھے مگر آپ نے اسے نیک رنگ میں استعمال کیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب حضرت ابو بکرؓ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے رسول کو بھی ملا لیا تو اس فقرہ کے معنے بدل گئے۔ کیونکہ رسول کا وجود تو خیالی نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے متعلق اور جنت کے متعلق تو بعض لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ ان کا وجود خیالی ہے۔ لیکن رسول کے متعلق کوئی یہ خیال نہیں کرتا۔ کہ اس کا وجود خیالی ہے۔ پس جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ رسول کا لفظ ملا لیا تو گویا آپ نے اس امر کا اظہار کیا۔ کہ میں اللہ کا لفظ حقیقی طور پر استعمال کر رہا ہوں۔ محض خیالی طور پر استعمال نہیں کر رہا۔ تو محسن بنا کر یعنی شریعت کے تمام احکام کی پیروی کرنے کی کوشش کر کے انسان اپنے آپ کو

خدا تعالیٰ کی معیّت

کا مستحق بنا لیتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے محسن وہ ہے۔ کہ جب وہ نماز پڑھے تو وہ یہ محسوس کرے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر وہ یہ محسوس نہ کرے کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے تو کم سے کم وہ یہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ تو والذین ھم محسنون کے یہ معنے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو اپنی نمازوں میں خدا تعالیٰ کا ایسا تصور قائم کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا وجود ان کے سامنے آجاتا ہے۔ جب وہ عارضی طور پر (کیونکہ بندہ ہے ہی عارضی اور فانی) خدا تعالیٰ کو اپنے سامنے لاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ چونکہ

مستقل وجود

ہے اس لئے وہ مستقل طور پر ان کو اپنی نگاہ میں رکھتا ہے۔ اور ہمیشہ ان کی مدد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ازلی ابدی ہے۔ انسان کے لئے اس نے صرف یہ فرمایا ہے۔ کہ نماز میں تم ایسا تصور کرو۔ کہ خدا تعالیٰ کا وجود تمہارے سامنے آجائے۔ اور اپنے لئے فرمایا کہ ہم مستقل طور پر یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تمہاری مدد کریں گے۔ کیونکہ ہمارا وجود مستقل ہے۔ اس طرح اس آیت میں گو بتا دیا گیا ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی معیّت کاملہ انسان کو حاصل ہو سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر

آپ کی ایک نوٹ بک میں درج تھی جسے بعد میں میں نے اخبار بدر (۱۱ جنوری ۱۹۰۶ء) میں چھپوا دیا تھا۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا ہوا تھا کہ لوگ کہتے ہیں میں خدا تعالیٰ کو چھوڑ دوں اور جو کچھ خدا تعالیٰ نے مجھے کہا ہے میں اُسے بھول جاؤں۔ مگر یہ کس طرح ہو سکتا ہے جبکہ میں دیکھتا ہوں کہ رات کو جب میرے عزیز ترین وجود بھی مجھے چھوڑ کر نیند میں محو ہو جاتے ہیں خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہوتا ہے۔ تو جو ہستی رات کی تنہائیوں میں بھی میرے ساتھ ہوتی ہے میں لوگوں کے کہنے پر اسے کس طرح چھوڑ دوں۔ وہ تو ایسے وقت میں بھی میرے ساتھ ہوتا ہے جب کہ خاص

کوئی عزیز میرے ساتھ نہیں ہوتا۔ ایسے وجود سے تعلق توڑنا میرے لئے ناممکن ہے۔ میں دنیا کو چھوڑ سکتا ہوں مگر خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ دنیا میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوست کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں مگر بیسیوں واقع ایسے آتے ہیں کہ وہ بھاگ جاتے ہیں۔ کئی دفعہ تو دوست کیا عزیز ترین رشتہ دار بھی چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ شیخ سعدیؒ مثالوں میں بڑی اچھی باتیں کہنے کے عادی تھے۔ انہوں نے

ایک قصہ

لکھا ہے کہ ایک عورت تھی وہ اپنی بیٹی سے بڑا پیار کرتی تھی۔ اس لڑکی کا نام مہتی تھا۔ ایک دفعہ اس کی بیٹی خطرناک طور پر بیمار ہو گئی۔ وہ عورت دعا کرنے لگی کہ اے خدا میں مر جاؤں مگر میری بیٹی نہ مرے۔ اگر موت ہی آنی ہے تو اس کی بجائے مجھے آجائے۔ اس رات اتفاقاً اس کی گائے رسہ تڑوا کر صحن میں آگئی۔ وہاں چھان بورے والا ایک مٹکا پڑا ہوا تھا اس نے اپنا سر اس میں ڈال دیا تا کہ چھان بورا کھائے جاتی دفعہ تو اس کا سر آسانی سے مٹکے میں چلا گیا۔ کیونکہ اسے زمین کا سہارا مل گیا۔ مگر آتی دفعہ سر باہر نہ نکلا کیونکہ آتی دفعہ کوئی پکڑنے والی چیز نہیں تھی۔ وہ گائے گھبرائی اور صحن میں اِدھر اُدھر دوڑنے لگی۔ وہ اپنے مصلے پر بیٹھی ہوئی دعا کر رہی تھی۔ کہ یا اللہ مجھے موت آجائے میری بیٹی کو نہ آئے۔ کہ اچانک اس نے گائے کو دیکھا اور سمجھا کہ یہ عزرائیل ہے جو اس کی جان نکالنے آیا ہے۔ وہ اُسے دیکھ کر جھٹ کہنے لگی

ملک الموت من نہ مہتی ام

ملک الموت تو نے شاید میری دعا سُن لی ہے۔ کہ میں مر جاؤں۔ میری بیٹی نہ مرے۔ اسلئے تو میرے پاس آیا ہے۔ کہ میری جان نکال لے۔ میں تجھے بتانا چاہتی ہوں کہ من نہ مہتی ام۔ میں مہتی نہیں ہوں۔ من یکے پیرزال محنتی ام۔ میں تو ایک بڑھیا مزدور عورت ہوں۔ تو میری جان نہ نکال مہتی کی جان نکال۔ وہ سامنے چارپائی پر پڑی ہوئی ہے۔ گویا پہلا تو وہ عورت یہ دعا کر رہی تھی۔ کہ لڑکی کی موت مجھے آجائے اور یا پھر یہ صورت ہوئی کہ گائے

جو مٹکا سر پر اٹھائے اِدھر اُدھر بھاگ رہی تھی۔ جب اس نے اُسے ملک الموت سمجھا تو اس نے کہا۔ میں تو مہتی نہیں ہوں۔ میں تو ایک مزدور بڑھیا عورت ہوں۔ اور بیٹی کی طرف اشارہ کر کے کہا مہتی وہ پڑی ہے۔ غرض بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ قریب ترین عزیز جو بڑی بڑی قربانیوں کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ بھی انسان کو چھوڑ کر الگ ہو جاتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ انسان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ لو۔ باوجود اس کے کہ جائداد آپ کی تھی آپ نے صرف اپنی بھاوج کو خوش کرنے کے لئے اپنے بھائی کی وفات کے بعد ان کی تمام جائداد جس کے آپ وارث تھے اپنے بڑے بیٹے

مرزا سلطان احمد صاحب

کے نام لگوا دی تھی۔ جسے انہوں نے اپنا متبنّٰی بنایا ہوا تھا۔ وہ اپنے خاوند کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئیں اور کہنے لگیں میں بے اولاد ہوں میری تسلی کے لئے اپنے بھائی کی جائداد سلطان احمد کے نام لگوا دو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکی یہ بات مان لی اور وہ جائداد مرزا سلطان احمد صاحب کے نام لگوا دی۔ مرزا سلطان احمد صاحب تو چونکہ ملازم ہو گئے تھے۔ پہلے نائب تحصیلدار ہوئے پھر تحصیلدار ہوئے۔ پھر ای۔ اے۔ سی بنے۔ پھر قائم مقام ڈپٹی کمشنر بنے اور اسطرح خدا تعالیٰ کے فضل سے خود انہوں نے بڑی آمدن پیدا کر لی اسلئے انہوں نے اپنی ساری جائداد اپنی تائی کے سپرد کی ہوئی تھی۔ اور انہوں نے یہ جائداد آگے اپنے بھائی مرزا نظام دین صاحب کے سپرد کر دی تھی۔ جو حضرت صاحب کے شدید دشمن تھے۔ مگر باوجود اسکے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائداد کھا رہی تھیں جو کھانا وہ آپ کیلئے بھجواتی تھیں وہ نہایت ہی ادنیٰ اور ذلیل قسم کا ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سارا دن مسجد میں بیٹھے رہتے تھے اور عبادت کرتے رہتے تھے اگر کوئی مسافر آجاتا تو اسکو وہاں لاکے آپ دین کی باتیں سُناتے۔ اور اپنا کھانا اُسے دیدیتے اور خود دو پیسے کے چنے بھنوا کر چبا لیتے اور اس سے گذارہ کر لیتے اسکو بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک عربی نظم میں

بول ادا کیا ہے کہ

لُفاظات الموائد کان اُکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

یعنی ایک زمانہ میں دستر خوانوں کے بچے ہوئے ٹکڑے میری خوراک ہوتے تھے۔ کیونکہ آپ کی بھاوج اگرچہ آپ کی جائداد پر قابض تھیں۔ مگر جو کھانا وہ آپ کے لئے بھیجتی تھیں وہ اس حیثیت کا ہوتا تھا کہ گویا بچے کھچے ٹکڑے ہوتے تھے۔ جو آپ کو بھیجے جاتے تھے۔ مگر فرماتے ہیں

وصرت الیوم مطعام الاھالی

آج سینکڑوں خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے ذریعہ سے پل رہے ہیں

درحقیقت

اس میں بھی وہی توکل کام کر رہا تھا جو آپ کو خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا وہ جس کو آپ نے اپنی ساری جائداد دے دی۔ وہ تو آپ سے اتنا بغض رکھتی تھیں۔ کہ اپنے بچے کھچے ٹکڑے آپ کو کھانے کے طور پر دیتی تھیں مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو اتنا دیا۔ کہ سینکڑوں خاندان آپ کے ذریعہ پلنے لگ گئے۔

مجھے یاد ہے

ہماری تائی صاحبہ کو کسی زمانہ میں اتنا بغض تھا کہ ہمارے مکان پر جو سیڑھیاں چڑھتی تھیں۔ وہ ان کے مکان کی دیوار کے پاس سے گذرتی تھیں چونکہ گھروں میں آپس کی ملاقاتیں بند تھیں اس لئے ہم سمجھتے تھے۔ کہ یہ ہمارے دشمن ہیں۔ جب میں نے سیڑھیوں پر چڑھنا۔ تو انہوں نے آواز دینی محمود ادھر آ۔ گل سُن میری۔ یعنی محمود ادھر آؤ اور میری بات سنو۔ میں نے بھاگنا۔ بچپن کی وجہ سے میں نے ڈرنا کہ خبر نہیں یہ مجھے کیا سزا دیں گی۔ اس پر انہوں نے پیچھے سے کہنا

جیہو جیہا کاں اوہو جیہی کوکو

یعنی جیسا اس کا باپ کوا ہے ویسا ہی اس کا لڑکا کوکو ہے۔ مگر

خدا کی قدرت

دیکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کا ایک الہام تھا کہ

تائی آئی (تذکرہ ص...)

جس کے معنے یہ تھے کہ وہ ایسے زمانہ میں احمدی ہوں گی جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نائب اور قائمقام اُن کے خاوند کا بھتیجا ہوگا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی بیوی تھیں اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لڑکا ہوں جو مرزا غلام قادر صاحب کے چھوٹے بھائی تھے چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسا تصرف کیا کہ تائی صاحبہ نے اپنی عمر کے آخری زمانہ میں (یعنی ۱۹۲۱ء میں)

میری بیعت کرلی

اور بیعت کے بعد ان میں اس قدر اخلاص پیدا ہوا۔ کہ جب وہ (دسمبر ۲۷ء میں) بیمار ہوئیں اور مجھے خبر پہنچی کہ وہ تین چار دن سے بیہوش پڑی ہیں تو میں ان کی تیمارداری کے لئے گیا۔ فرش پر دری بچھی ہوئی تھی میں ان کی چارپائی کے پاس اس دری پر بیٹھ گیا۔ ان کی آنکھ کھلی۔ تو انہوں نے مجھے دیکھا وہ بیماری کی وجہ سے بہت زیادہ کمزور تھیں۔ لیکن مجھے دیکھ کر لیٹے لیٹے انہوں نے اپنی ٹانگیں چارپائی سے نیچے سرکالیں۔ اور پاس والی عورتوں سے کہا مجھے چارپائی سے نیچے اتار دو محمود نیچے زمین پر بیٹھا ہوا ہے اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ میں اوپر چارپائی پر بیٹھوں اور وہ نیچے ہو۔ اب کجا وہ زمانہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کے طفیل وہ روٹی کھاتی تھیں اور جن کے طفیل ہمیں برکت ملی۔ ان کو تو وہ "کاں" کہتی تھیں اور مجھے "کوکو" اور کجا ایسا وقت آیا کہ مجھے دیکھ کر انہوں نے اپنی ٹانگیں چارپائی سے نیچے سرکالیں اور قریب بیٹھنے والوں کو کہا۔ مجھے نیچے اتار دو محمود نیچے بیٹھا ہے۔ اور مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا کہ وہ زمین پر بیٹھا ہو۔ اور میں چارپائی پر لیٹی ہوں حالانکہ ان کی حالت اس وقت بہت نازک تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے

وصرت الیوم مطعام الاھالی

کا

ایک روحانی نظارہ

دکھایا کیونکہ مطعام صرف دنیوی ہی نہیں ہوتا بلکہ روحانی بھی ہوتا ہے۔ جسمانی طور پر تو وہ پہلے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائداد کی آمد کھا رہی تھیں لیکن روحانی نقطۂ نگاہ سے اس کے یہ معنے تھے کہ وہی لوگ جو مجھ کو صدقہ و خیرات کے طور پر روٹی دیتے تھے۔

ایک دن ایسا آئے گا کہ میں ان کو روحانی غذا دینے والا بن جاؤں گا۔ چنانچہ وہ احمدی ہو گئیں اور بعد میں اپنی زندگی بڑے اخلاص سے گذاری۔

اسی طرح مرزا سلطان احمد صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ نے

احمدیت قبول کرنیکی توفیق

دی۔ مرزا سلطان احمد صاحب کے آخری عمر میں ہاتھ پاؤں رہ گئے تھے۔ اور وہ اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ ان کے پاؤں آسانی سے حرکت نہیں کر سکتے تھے ایک دن انہوں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے ہاتھ مجھے پیغام بھیجا کہ میں تو چل نہیں سکتا آپ کسی وقت آکر میری بیعت لے لیں چنانچہ میں اسی دن ان کے پاس چلا گیا اور ان کی بیعت لے لی۔ ڈاکٹر صاحب ساتھ تھے میں ان کی چارپائی کے قریب ہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور مرزا سلطان احمد صاحب نے اپنا ہاتھ بیعت کے لئے آگے بڑھا دیا۔ اور اسی طرح کرسی پر بیٹھے ہوئے میں نے ان کی بیعت لے لی۔ گویا ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے بھائی کی بیوہ نے جو آپ کی مخالف تھیں آپ کے بیٹے کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور دوسری طرف مرزا سلطان احمد صاحب نے جو میرے بڑے بھائی تھے۔ میری بیعت کی پہلے وہ

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رض

سے کہا کرتے تھے کہ بڑے مرزا صاحب زندہ ہوتے تو میں ان کی بیعت کر لیتا میں نے ان سے تو بگاڑ رکھا۔ اب میں اپنے چھوٹے بھائی کی کس طرح بیعت کروں۔ شیخ صاحب نے ان کو سمجھایا کہ یہ تو آپ کی اور زیادہ عزت بڑھائیگا چنانچہ آخری عمر میں وہ بیعت کے لئے تیار ہو گئے۔ اور (دسمبر ۱۹۳۰ء میں) انہوں نے بیعت کرلی۔ غرض یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان تھا کہ ہماری تائی صاحبہ نے بھی میری بیعت کرلی۔ اور مرزا سلطان احمد صاحب نے بھی میری بیعت کرلی۔ . .

. . ہماری تائی صاحبہ کے احمدی ہونے میں بڑا دخل مرزا احسن بیگ صاحب کا تھا وہ ان کی بہن کے بیٹے تھے۔ ان کی ایک بہن اعظم آباد میں بیاہی ہوئی تھی۔ اور اس کے دو بیٹے تھے ایک مرزا اسلم بیگ صاحب اور دوسرے مرزا احسن بیگ صاحب۔ مرزا احسن بیگ

صاحب ہمارے ساتھ پڑھا کرتے تھے سب سے پہلے ان کی میرے ساتھ دوستی ہوئی اور پھر انہوں نے اسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی۔ بعد میں ریاست پونڈی میں ان کو

بیس ہزار ایکڑ زمین

ملی۔ چونکہ ریاست آباد نہیں ہوئی تھی اس لئے ریاست کے حکام نے بعض لوگوں کو بڑے بڑے علاقے دے دئے تھے۔ کہ ان کو آباد کرو۔ آخر میں ریاست نے کچھ زمین واپس بھی لے لی۔ کیونکہ وہ اسے آباد نہ کر سکے۔ مگر پھر بھی چار پانچ گاؤں ان کے پاس رہ گئے۔ اب ان کے ایک بیٹے وہاں کام کرتے ہیں۔ گو ادھر آ جانا ان کے لئے مبارک ہے۔ مگر انہیں لالچ ہے کہ پانچ گاؤں کیسے چھوڑ دوں۔ اگر میں پاکستان آگیا تو پیچھے گورنمنٹ یہ جائداد ضبط کر لے گی۔ اس لئے وہ وہیں بیٹھے ہوئے ہیں حالانکہ ان کی ماں ایک بڑی مخلص احمدی تھی اور ان کا باپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا تھا۔ غرض تائی صاحبہ کی یہ بہن اعظم آباد میں بیاہی گئی تھیں اور اعظم آباد والے اپنے آپ کو بڑا رئیس سمجھتے تھے۔ سارا شاہدرہ ان کے پاس تھا۔ مرزا اعظم بیگ صاحب جو ان کے بڑے ہیڈ تھے وہ سب سے پہلے ہندوستانی تھے۔ جو سیٹلمنٹ آفیسر بنے اس سے پہلے صرف انگریز ہی اس عہدہ پر پہنچتے تھے۔ پھر وہ کابل میں بھی رہے اور وہاں ایمبیسی میں ان کو بڑے عہدہ پر رکھا گیا۔ بعد میں وہ ہزارہ میں سیٹلمنٹ آفیسر بن گئے۔ وہاں انہوں نے اپنی امارت کے گھمنڈ میں بڑے بڑے ظلم بھی کئے۔ چنانچہ ایک دفعہ میں کشمیر سے واپس آ رہا تھا تو

مولوی سید سرور شاہ صاحب رض

نے جو ہزارہ کے ہی رہنے والے تھے مجھے سنایا کہ جب مرزا صاحب یہاں سیٹلمنٹ آفیسر بن کر آئے۔ تو انہوں نے اپنے غرور میں فلاں رئیس کو کہا کہ تمہارا گھوڑا مجھے بہت پسند آیا ہے۔ وہ مجھے بھیج دو۔ اور پھر کہا کہ دیکھنا یہ گھوڑا آج شام تک میرے پاس پہنچ جائے مولوی سرور شاہ صاحب رض نے بتایا۔ کہ وہ رئیس

اتنا مالدار تھا کہ سارا علاقہ اس کے پاس تھا مگر جب انہوں نے اس کو حکم دیا تو وہ بھی چونکہ نواب اور رئیس تھا اڑ گیا اور کہنے لگا مرزا صاحب اگر آپ مجھے کسی اور کی معرفت کہلا بھیجتے کہ مجھے گھوڑا دے دو تو ایک نہیں میں دس گھوڑے بھی دے دیتا۔ مگر آپ نے حکم دیا ہے تو اب چاہے آپ میری ساری جائداد تباہ کر دیں اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں میں گھوڑا نہیں دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے سٹیلمنٹ میں اس کی تمام جائیداد اس کے رشتہ داروں کے نام لکھ دی۔ اور اس کو تباہ کر دیا۔ بڑی عمر کے لوگ کہنے لگے وہ اب تک غریب چلے آتے ہیں۔ حالانکہ پہلے وہ بہت ہی صاحب رسوخ تھے۔ غرض ان کے خاندان میں ہماری وہ پھوپھی بیاہی گئی تھیں اور ہمارے دادا کی ناپسندیدگی کے باوجود بیاہی گئی تھیں مرزا اعظم بیگ صاحب جو اس

خاندان کے مورث اعلیٰ

تھے انہوں نے ہمارے دادا کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم قادیان دیکھنا چاہتے ہیں وہ چغتائی خاندان کے مغل تھے اور ہم برلاس خاندان کے ہیں اور برلاس چغتائیوں کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ پرانے زمانہ میں یہ طریق رائج تھا کہ اگر کوئی کہے کہ ہم آپ کا گاؤں دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم آپ کی لڑکی لینا چاہتے ہیں۔ جب مرزا اعظم بیگ صاحب نے یہ پیغام بھیجا تو ہمارے دادا جلال میں آ گئے اور کہنے لگے تم چغتائیوں کو بھی یہ جرأت ہو سکتی ہے کہ ہم سے لڑکیاں مانگو۔ جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ ہمیں نہیں منظور۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ ہمارے باپ کے غرور کا ہی یہ نتیجہ نکلا کہ ان کی وفات کے بعد ہماری تین لڑکیاں ان کے خاندان میں بیاہی گئیں جن میں سے ایک تو ہماری پھوپھی تھیں اور ایک اور چچا کی لڑکی تھی۔ اس طرح ان کے گھر میں ہمارے لڑکیوں کا اچھا خاصہ اجتماع ہو گیا۔ پھر نہ صرف ہماری لڑکیاں ہی ان کے ہاں گئیں بلکہ ہماری جائدادیں بھی ان کے قبضہ میں جانی شروع ہوئیں۔ یہاں تک کہ قادیان کے سوا

ہماری ساری جائیداد

ان لوگوں کے پاس چلی گئی۔ چنانچہ راجپورہ جو ہم نے بعد میں بیس ہزار روپیہ میں خریدا وہ انہی لوگوں کے پاس چلا گیا تھا۔ پھر محلہ دارالرحمت جہاں بنا ہے وہ حصہ بھی ان لوگوں کے پاس چلا گیا تھا۔ یہ جائیداد ان کے پڑپوتے مرزا اکرم بیگ نے ایک سکھ کے پاس اٹھارہ ہزار روپیہ میں بیچ دی تھی جو بعد میں حق شفعہ کے ذریعہ ہم نے واپس لی۔

مرزا اکرم بیگ کے والد مرزا افضل بیگ صاحب ایک ریاست میں سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے اور ناچ گانے کا انہیں شوق تھا۔ شراب کی بھی عادت پڑی ہوئی تھی۔ مگر آخر میں انہوں نے ان تمام عادتوں سے توبہ کر لی اور قادیان آ گئے۔ بیعت کے بعد وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے اور علاج کے لئے لاہور گئے تو ڈاکٹر نے کہا کہ اگر آپ تھوڑی سی شراب پی لیں تو آپ بچ سکتے ہیں۔ وہ کہنے لگے ایک دفعہ میں نے شراب سے توبہ کر لی ہے اب میں نہیں پیوں گا۔ چنانچہ وہ مر گئے لیکن انہوں نے شراب کو نہیں چھوا۔ غرض بیعت کے وقت جو انہوں نے عہد کیا تھا اس پر وہ پورے اترے۔ لیکن ان کا بیٹا اچھا نہ نکلا۔ اس نے دارالرحمت والی زمین ایک سکھ کے پاس بیچ دی تھی۔ شیخ مختار احمد صاحب ایک غیر احمدی بیرسٹر تھے جو

ہم سے بہت محبت رکھتے تھے

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے انہوں نے مجھے لکھا کہ آپ کی اتنی قیمتی جائیداد ہے جو اکرم بیگ نے فلاں سکھ کو اٹھارہ ہزار روپیہ میں دے دی ہے۔ یہ بڑی قیمتی جائیداد ہے اگر آپ اٹھارہ ہزار روپیہ کا بندوبست کر لیں تو یہ جائیداد آپ واپس لے لیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ بہت ہی قیمتی جائیداد تھی۔ چنانچہ بعد میں ہم نے اس سے پانچ لاکھ روپیہ کمایا۔ مگر اس وقت میرے پاس روپیہ نہیں تھا۔ میں نے کہا میرے پاس اتنا روپیہ کہاں ہے۔ انہوں نے لکھا کہ بارہ ہزار روپیہ کسی نے میرے پاس امانت رکھا ہوا ہے وہ میں آپ کو دے سکتا ہوں آپ بعد میں مجھے دیدیں۔ صرف چھ ہزار روپیہ کا آپ کسی طرح انتظام کر لیں۔ چنانچہ ایک دوست نبی بخش صاحب کشمیری امرتسر کے تھے۔ میں نے حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کو ان کے پاس بھیجا۔ انہوں نے انہیں تحریک کی کہ وہ مجھے کچھ روپیہ قرض کے طور پر دیدیں چنانچہ دوسرے دن ایک لفافہ ان کی طرف سے آیا جس میں

تین ہزار روپیہ

تھا اور ساتھ لکھا تھا کہ یہ تین ہزار روپیہ میرے پاس تھا۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے تحریک کی تھی جس پر میں یہ روپیہ آپ کو بھیج رہا ہوں جب آپ کو توفیق ہو مجھے واپس کر دیں۔ اسی دن ڈاکٹر فضل کریم صاحب کا افریقہ سے خط آیا کہ میں سترہ سو روپیہ آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ وہ غالباً کسی جنگ پر گئے تھے اور ان کی تنخواہ جمع تھی جو بعد میں انہیں ملی اور انہوں نے مجھے بھجوا دی اس طرح چار ہزار سات سو روپیہ ہو گیا اور بارہ ہزار روپیہ شیخ مختار احمد صاحب بیرسٹر نے دیا اب صرف ایک ہزار تین سو کی کمی رہ گئی تھی وہ میں نے اپنی بیویوں کے زیورات بیچ کر پوری کر لی اور زمین خرید لی۔ اس زمین پر دارالرحمت کا محلہ آباد ہوا اسی طرح جس زمین پر محلہ دارالفضل آباد ہے یہ زمین بھی میں نے مرزا اکرم بیگ سے لی۔ انہوں نے اس زمین کا ایک ہندو سے ڈیڑھ لاکھ میں سودا کیا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ اٹھارہ ہزار تو کسی نہ کسی طرح جمع ہو گیا تھا اب ڈیڑھ لاکھ کہاں سے آئے گا اس کے لئے میں نے

جماعت میں اعلان

کر دیا کہ جو چاہے زمین خرید سکتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے جماعت کو اتنی ہمت دی کہ اس میں سے ایک لاکھ سے زائد کے گاہک بن گئے اور باقی روپیہ کا ہم نے خود انتظام کر لیا۔ اور اس طرح وہ محلہ بھی خرید لیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ جب دینے پر آتا ہے تو اس طرح دیتا ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

لفاظات الموائد کان اکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

دیکھو جب رمضان آتا ہے تو لوگ "لفاظات الموائد" ہی کھاتے ہیں۔ یعنی سارا دن بھوکے رہتے ہیں۔ صبح کے وقت جو روٹی انہیں مل جائے کھا لیتے ہیں۔ لیکن

جب عید آتی ہے

تو وصرت الیوم مطعام الاھالی والا نظارہ ہوتا ہے۔ اس دن خدا تعالیٰ کھلانے پر آ جاتا ہے۔ رمضان کے دنوں میں تو کہتا ہے کہ خبردار جس نے دن کے وقت کھانا کھایا میں اسے سزا دوں گا اور عید کے دن کہتا ہے کہ جس نے نہ کھایا میں اسے سزا دوں گا گویا وہی صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ

لفاظات الموائد کان اکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

پہلے تو غریبوں کا سا کھانا دیا جاتا تھا اور عید کے دن امیروں کا سا کھانا میسر آ جاتا ہے۔ سحریاں بھی امیروں کی سی ہوتی ہیں۔ ورنہ غریبوں کا کیا ہے انہیں تو جو معمولی چیز بھی مل جائے اس سے روزہ رکھ لیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے بچپن میں ایک عورت مجھے کھلایا کرتی تھی وہ ایک دن مجھے ایک کمرہ میں کھلاتی جاتی تھی اور ساتھ ساتھ ایک باسی روٹی کا ٹکڑا جو اس کے ہاتھ میں تھا وہ کھاتی جاتی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ وہ باسی روٹی مجھے اس وقت اتنی بڑی نعمت معلوم ہوتی تھی کہ اگر آج دنیا کی ساری نعمتیں بھی مجھے مل جائیں تو مجھے ان میں وہ مزہ نہ آتے جتنا اس باسی روٹی کے ٹکڑے کی خوشبو میں آتا تھا۔ تو غریب کو تو باسی روٹی بھی مل جائے تو وہ سمجھتا ہے

یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت

ہے جو مجھے میسر آ گئی۔ اسی طرح شام کو روزہ کھلتا ہے تو جو لوگ آسودہ حال ہوتے ہیں وہ تو افطاری کے لئے قسم قسم کی چیزیں بناتے ہیں۔ لیکن غریب لوگ پانی کے ایک گھونٹ سے ہی روزہ کھول لیتے ہیں۔ آخر یہی چیز خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ تو کھانے والا نہیں کھانے تو ہم ہیں مگر ہمارے کھانے کو خدا تعالیٰ اپنا کھانا قرار دے دیتا ہے جیسے کہ بائیبل میں بھی آتا ہے اور حدیثوں میں بھی کہ

قیامت کے دن

جب لوگ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے تو وہ کہے گا میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کیوں نہیں کی۔ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا کیوں نہیں پہنایا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کیوں نہیں کھلایا۔ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب تو بڑی شان والا ہے تو کب بھوکا تھا جو ہم نے تجھے کھانا نہیں کھلایا تو کب ننگا تھا کہ ہم نے تجھے کپڑا نہیں پہنایا تو کب بیمار تھا کہ ہم تیری عیادت کو نہیں آئے تو

خدا تعالیٰ جواب دے گا

کہ جب میرا غریب سے غریب بندہ تمہارے پاس آیا اور وہ بھوکا تھا اور اسے تم نے کھانا نہیں کھلایا تو تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا اور جب میرا غریب سے غریب بندہ تمہارے پاس آیا

اور وہ بھوکا تھا۔ اور اسے تم نے کھانا نہیں کھلایا۔ تو تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ اور جب میرا غریب سے غریب بندہ تمہارے پاس آیا۔ اور وہ ننگا تھا۔ اور تم نے اسے کپڑا نہیں پہنایا۔ تو تم سمجھو کہ میں ہی ننگا تھا جسے تم نے کپڑا نہیں پہنایا۔ اور جب میرا غریب سے غریب بندہ بیمار ہوا اور تم نے اس کی عیادت نہیں کی۔ تو تم نے میری عیادت نہیں کی۔ گویا خدا تعالیٰ بندہ کا قائم مقام بن جاتا ہے۔ یہی چیز رمضان میں ہوتی ہے اس میں جو کچھ کھایا جاتا ہے۔ چاہے غریب کھائے یا امیر کھائے وہ ایک رنگ میں خدا تعالیٰ ہی کھاتا ہے کیونکہ بندہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہی کھاتا ہے۔ پس ہمارا کھانا بھی خدا تعالیٰ کا ہی کھانا ہوتا ہے۔ چاہے وہ معمولی کھانا ہو۔ یا اچھا۔ پھر عید کے دن بھی جو ہم کھاتے ہیں۔ وہ بھی خدا تعالیٰ ہی کا کھانا ہوتا ہے۔ کیونکہ عید بھی ہم اس کے حکم سے مناتے ہیں۔ خدا نے ہی حکم دیا ہے۔ اور ہم عید منانے لگ گئے ہیں۔ پس اگر ہمیں

عید کے دن

کھانا ملتا ہے۔ تو درحقیقت وہ بھی خدا تعالیٰ ہی کے گھر سے آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کھاتا نہیں۔ مگر ہم کھاتے ہیں۔ اس طرح اگر ہم روزہ میں فاقہ کرتے ہیں۔ تو وہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ نے فاقہ کر لیا۔ کیونکہ رمضان اور عید میں ہم خدا تعالیٰ کے قائم مقام بن جاتے ہیں۔ ہمارا بھوکا رہنا خدا تعالیٰ کا بھوکا رہنا ہوتا ہے۔ اور عید کے دن ہمارا کھانا خدا تعالیٰ کا کھانا ہوتا ہے۔ گویا ان دنوں میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنا جبہ ہمیں پہنا دیتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ روزہ رکھتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ میں ہی ہوں جو روزہ رکھ رہا ہوں۔ کیونکہ میرے بندے نے جو کچھ کیا ہے۔ میرے حکم سے کیا ہے۔ پھر ہم عید کے دن کھاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میرا بندہ نہیں کھا رہا بلکہ میں کھا رہا ہوں۔ کیونکہ وہ کھا رہا ہے تو میرے حکم سے کھا رہا ہے۔ اور اسکے پیٹ میں نہیں جا رہا۔ بلکہ میرے پیٹ میں جا رہا ہے۔ اس طرح

ہمارے جتنے بھی اعمال ہیں

وہ نیکی بن جاتے ہیں۔ اور وہ الذین هم محسنون کے ماتحت آجاتے ہیں۔ بندہ کوئی بھی حرکت کرے وہ اس کے نام نیکی بن کر لکھی جاتی ہے۔ یہی خدا تعالیٰ کی سُنت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی یہ سنت نہ ہوتی اور انسان اپنے اعمال کی وجہ سے بخشا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیوں فرماتے کہ اے عائشہؓ میں بھی اپنے اعمال سے نہیں بخشا جاؤں گا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخشا جاؤں گا۔ اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی بخشے جائیں گے۔ تو ہم کون ہیں جو کہہ سکیں۔ کہ ہم اپنے اعمال سے بخشے جائیں گے۔ ہم یقیناً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ

اس کے فضل کے محتاج

ہیں۔ ہم پر تو اور بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہوگا۔ تو ہم بخشے جائیں گے۔ ورنہ ہمارے بخشے جانے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ صرف یہی خیال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بیان کردہ اپنی صفات کو سامنے لا کر ہمیں بخش دے تو یہ اس کا احسان ہوگا اور اگر نہ بخشے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ وہ ہمیں جو بھی سزا دے، وہ اس میں حق پر ہے اور ہمیں جو بھی سزا ملے ہم اس کے مستحق ہیں۔ اور وہ جو احسان ہم پر کرے وہ بہرحال اس کا احسان ہے ہمارے کسی عمل کا نتیجہ نہیں۔

درخواستِ دعا

میرا پوتا عزیزم صفی الرحمٰن عمر ۵، ۶ سال چند دنوں سے کراچی میں بیمار ہے۔ احباب سے عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شیخ کلیم الرحمٰن ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

ماہِ رمضان اور تلافی مافات

ماہِ رمضان میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنا ایک خاص درجہ رکھتا ہے۔ احادیث سے ظاہر ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم اس مقدس مہینہ میں تیز ہوا کی رفتار سے صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ تحریک جدید کے جملہ مجاہدین بھی اپنے اپنے وعدوں کا جائزہ لیں۔ اگر اب تک وہ اپنی موعودہ رقم ادا نہیں فرما سکے تو ماہ رمضان سے بہتر اور کونسا وقت تلافی مافات کے لئے ہو سکتا ہے؟ اسی لئے دفتر ہذا ہر سال اس امر کا اہتمام کرتا ہے کہ ۲۹ رمضان کی دعا میں اس تاریخ سے پہلے پہلے سو فیصدی چندہ ادا کرنے والوں کی فہرست سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں پیش کرے اللہ تعالیٰ جملہ مجاہدین کو اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔

(خاکسار قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

انصار اللہ کے تین ۳ چندے

۱۔ چندہ ماہوار انصار اللہ:۔	ماہوار آمد پر ۲/۱ پائی فی روپیہ کے حساب سے بشرطیکہ ۲ر ماہوار سے کم نہ ہو۔
۲۔ چندہ تعمیر دفتر:۔	کم از کم ایک روپیہ سالانہ فی رکن مخیر ذی استطاعت احباب سے ایک صد روپیہ بطور عطیہ
۳۔ چندہ سالانہ اجتماع:۔	۱۲ر سالانہ یا ار ماہوار فی رکن

چندہ کی شرح اس قدر قلیل ہے کہ اگر اس کے مطابق وصولی نہ ہو۔ تو مرکز کے کام چلنے مشکل ہیں تمام بقایادار مجالس انصار اللہ کے زعماء صاحبان سے التماس ہے کہ وہ خاص توجہ سے گذشتہ سال کا بقایا وصول فرماویں۔ اور سال رواں کا چندہ بھی باقاعدگی سے مرکز میں بھجواتے رہیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ — ربوہ)

امتحان سپیریر سروسز کی کلاس

آئندہ ٹرم کی کلاس مری میں جون تا اگست لگے گی۔ فیس ٹرم ۹۰/۸ روپے برائے لازمی مضامین۔ دس روپے فی مضمون بصورت اختیاری مضامین درخواستیں بنام Adviser. C.S.S. Examination orental college Lahore.

(پاکستان ٹائمز ۵۸-۴-۲) (ناظر تعلیم ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار شیخ عبداللطیف صاحب مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۵۸ء کو بوقت پونے تین بجے بعد دوپہر اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مبارک احمد شیخ ماڈل اپر شاپ جہلم)

مغربی پاکستان میں انتخابی حلقہ بندی مکمل ہوگئی

اشاعت سے ایک ماہ بعد کمیشن کی رپورٹ میں تصحیح کرائی جاسکے گی

سیالکوٹ ۱۰ اپریل۔ پاکستان کے حلقہ بندی کمیشن نے مغربی پاکستان سے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے حلقہ ہائے نیابت کی حد بندی کا کام مکمل کر لیا ہے کمیشن نے پروگرام سے ایک ہفتہ پہلے ہی اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔

یاد رہے کہ کمیشن نے مشرقی پاکستان میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے حد بندی ۱۵ جون ۵۷ء کو مکمل کی تھی۔ کمیشن نے کل سیالکوٹ میں اپنی رپورٹ مکمل کی۔ اس کے مطابق مغربی پاکستان میں قومی اسمبلی کے لئے جن حلقوں کی حدود متعین کی گئی ہیں۔ ان میں خاص علاقوں کے لئے پندرہ اور خواتین کے لئے پانچ نشستیں ہوں گی۔

حد بندی کی غرض سے مغربی پاکستان کو ان چھ منطقوں میں تقسیم کیا گیا ہے:۔ سابق صوبہ جات (۱) پنجاب (۲) سرحد (۳) سندھ (۴) بلوچستان (بشمول بلوچستانی ریاستیں) (۵) سابق ریاست ہائے بہاولپور خیرپور اور (۶) وفاقی دارالحکومت کا علاقہ

مغربی پاکستان اسمبلی میں تین سو دس نشستیں ہوں گی (تیس نشستیں خاص علاقوں کے لئے اور دس خواتین کے لئے ہونگی) ان میں سے سابق پنجاب کے لئے ایک سو چھبیس نشستیں ہوں گی۔ اور باقی ماندہ ایک سو چھیالیس نشستیں ان کے علاوہ ہوں گی) دوسرے یونٹوں میں اس لحاظ سے تقسیم کی گئی ہیں۔

(۱) وفاقی دارالحکومت کا علاقہ۔ چودہ (۲) بلوچستان اور اس کی سابق ریاستیں گیارہ (۳) سندھ ۔۔ چھپن (۴) سابق سرحد تینتالیس (۵) بہاولپور و خیرپور چھبیس

حلقہ بندی ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کی بنا پر عمل میں آئی ہے اور ہر حلقہ سے صرف ایک امیدوار منتخب ہوگا۔ خواتین کے حلقوں کے سوا باقی تمام حلقوں کی حد بندی علاقوں کے ایک دوسرے سے متصل ہونے کے اصول پہ کی گئی ہے۔

حلقہ بندی کمیشن کی رپورٹ کی ایک نقل اور حلقوں کی فہرست مرکزی حکومت صوبائی حکومت اور الیکشن کمیشن کو بھیج دی گئی ہے۔ اور ان سے درخواست کی گئی ہے کہ اگر رپورٹ میں کسی قسم کی غلطی یا سہو موجود ہو تو اس کی اصلاح رپورٹ کی اشاعت کے ایک ماہ کے اندر کمیشن کو دے دیں کوئی عام شہری بھی اس قسم کی غلطی کمیشن کے نوٹس میں لا سکتا ہے۔

مختلف علاقوں کو نشستوں کی تقسیم کے سلسلے میں یہ طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی کی صورت میں تمام آبادی کو نشستوں کی تعداد پر تقسیم کر دیا گیا۔ اور اس طرح عام کوٹا کا تعین کر لیا گیا۔ اس کے بعد ہر علاقہ کی آبادی کو عام کوٹا پر تقسیم کیا گیا اور اس امر کا تعین کیا گیا کہ اس علاقہ کو کتنی نشستیں ملنی چاہئیں۔ اس کے بعد ہر ضلع آبادی کو علاقائی کوٹا پر تقسیم کیا گیا۔ اور اس ضلع کی نشستوں کی تعداد متعین کی گئی۔ زائد آبادی کے لحاظ سے ایک ایک اور نشست دی گئی۔ تاہم بعض صورتوں میں سماجی اور جغرافیائی مصلحتوں کے پیش نظر زائد نشست دینے کے لئے دو یا اس سے زائد نشستوں بلکہ بعض ڈویژنوں کو بھی ملا دیا گیا۔

کراچی میں امن و امان کی صورتحال پر غور

کراچی ۱۰ اپریل۔ کراچی میں امن و امان کی صورت حال پر غور کے لئے چیف کمشنر نے شہریوں کی جو کمیٹی مقرر کی ہے۔ کل اس کا پہلا اجلاس ہوا۔ کمیٹی اس امر کا جائزہ لے گی کہ کراچی میں جرائم کی کثرت کے اسباب کیا ہیں اور ان پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں۔ کمیٹی اپنی رپورٹ دو ہفتے تک پیش کرے گی۔ اور اس وقت تک کمیٹی کے اجلاس روزانہ ہوں گے۔

برطانیہ کیلئے پاسپورٹوں پر پابندی

کراچی ۱۰ اپریل وزارت خارجہ کے ایک ترجمان اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ حکومت پاکستان برطانیہ کے لئے پاسپورٹ کے اجرا پر پابندیاں لگانے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو برطانیہ جانے سے روکا جائے جو ضروری اہلیت اور صلاحیت کے بغیر وہاں روزگار کی تلاش پر چلے جاتے ہیں اور پھر بیروزگار رہ کر سب کے لئے مصیبت کا باعث بنتے ہیں

پیرس ۱۰ اپریل فرانس میں ایسٹر کے موقعہ پر سڑکوں کے حادثات میں چوراسی اشخاص ہلاک اور پندرہ مجروح ہوئے

روسی اس مہینے کے آخر میں چاند تک پہنچ جائیں گے

برطانوی اخبار کی پیش خبری سپٹنگ چاند میں بھیجنے کی تیاریاں

لنڈن ۱۰ اپریل مشہور برطانوی اخبار "ایوننگ نیوز" نے پیش خبری کی ہے کہ روسی اس مہینے کے آخر تک چاند میں پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس مقصد کے لئے ایک نیا مصنوعی سیارہ (سپٹنگ) چھوڑا جائے گا۔

اخبار کی اطلاع کے مطابق یہ سپٹنگ پانچ ٹن سے زیادہ وزنی ہوگا۔ روس کے نائب وزیر اعظم موسیو کوسلوف نے پرسوں ایک بیان دیا ہے۔ جس سے برطانوی اخبار کی خبر کی تصدیق ہوتی ہے موسیو کوسلوف نے ہنگری کے ایک شہر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ روس چاند تک پہنچنے کے لئے امریکہ کا چیلنج قبول کرنے کو بخوشی تیار ہے کیونکہ ہم ٹیکنالوجی کے میدان میں سب سے آگے ہیں"۔ اگر امریکی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہم سے پہلے چاند پر پہنچیں گے تو ہم ان کے چیلنج کو بخوشی قبول کرتے ہیں"۔

دریں اثنا ایک مشہور برطانوی رصدگاہ کے پروفیسر نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ روس کا دوسرا مصنوعی سیارہ جس میں ایک کتیا بھی خلا میں بھیجی گئی تھی۔ آہستہ آہستہ زمین کی جانب آ رہا ہے۔ اور وہ ایک ہفتہ تک نچلی فضا میں پہنچ کر تباہ ہو جائے گا۔

خروشچیف کا اعلان

بڈاپسٹ ۱۰ اپریل۔ روس کے وزیر اعظم نکیتا خروشچیف نے کہا ہے کہ اگر کسی اشتراکی ملک میں انہی حالات کا اعادہ ہوا جو اکتوبر ۱۹۵۶ء میں ہنگری میں رونما ہوئے تھے تو روسی فوجیں اس ملک کی "امداد" کے لئے ہر وقت تیار ہوں گی

خروشچیف نے ان خیالات کا اظہار جمہوری ملکوں کے بعض اخبارات میں ان خبروں کی اشاعت کے بعد کیا جن میں خروشچیف سے یہ بیان منسوب کیا گیا تھا کہ اگر ہنگری میں دوبارہ اکتوبر ۱۹۵۶ء کے سے حالات کا اعادہ ہوا تو ہنگری کو ہی ان سے عہدہ برآ ہونا پڑے گا۔ اور یہ کہ ہنگری کو اس معاملہ میں روسی امداد کی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔ خروشچیف نے کہا کہ مغربی ممالک کے اخباری نمائندوں نے مجھ سے جو بیان منسوب کیا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے قریباً پچاس ہزار اشخاص کے ایک عظیم الشان جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے خروشچیف نے کہا کہ میں نے اس موقعہ پر یہ کہا تھا کہ تمہیں اپنے معاملات اس طرح سلجھانے چاہئیں کہ اکتوبر ۵۶ء کے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔ اور آپ کو ہماری امداد کی ضرورت نہ پڑے لیکن مغربی اخبار نویسوں نے میرے بیان کو توڑ مروڑ کر پیش کر دیا۔ خروشچیف نے کہا ہنگری میں دوبارہ گڑبڑ نہیں ہوگی

شاہ سعود پہلے کی طرح با اختیار ہیں

بغداد ۱۰ اپریل عراق کے گشتی سفیر عبداللہ دملوجی نے کہا ہے کہ سعودی عرب میں شاہ سعود اب بھی سب سے بااثر شخصیت ہیں۔ پہلے کی طرح بااختیار ہیں اور عرب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

ریاض سے واپسی پر جہاں انہوں نے شاہ سعود سے ملاقات کی تھی مسٹر عبداللہ نے بتایا کہ سعودی عرب کے وزیر اعظم اور شاہ سعود کے بھائی امیر فیصل شاہ سعود کے احکامات کے پابند ہیں ان کے تعلقات بہت خوشگوار ہیں

آپ نے کہا کہ غیر ملکی اخباروں نے خصوصاً رسالہ "لک" نے اور نیوزویک میں سعودی عرب کے بارے میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں سعودی عرب کے لوگ اس پر ہنستے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان اخباروں اور رسالوں نے لکھا تھا کہ شاہ سعود کی اب سعودی عرب میں کوئی حیثیت نہیں رہی اور اعلیٰ اقتدار امیر فیصل کے ہاتھ میں آگیا ہے جو ناصر کے حامی اور مغرب کے دشمن ہیں۔

مسٹر عبداللہ نے بتایا کہ سعودی عرب اور عراق میں بدستور بہترین دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔

شکریۂ تعزیت

میری عزیزہ ہمشیرہ مرحومہ سیدہ طینت بیگم سید جواد علی صاحب کی پردیس میں وفات پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے والدہ صاحبہ کے نام تعزیت کے خطوط ارسال فرمائے ہیں اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ہمارے غم میں شریک ہوئے ہیں۔ ہم سب بہنیں بھائی اور والدہ صاحبہ سب احباب جماعت کے بیحد ممنون ہیں اور دعا گو ہیں کہ خداوند کریم احباب کرام کو اس کا اجر عظیم دے۔ ملتمس ہوں کہ محترمہ والدہ صاحبہ اور مکرمہ ہمشیرہ صاحبہ کی صحت کے متعلق اور ہم سب کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا ہمیں اس صدمہ کے برداشت کی طاقت دے۔ نیز مرحومہ کی تین سالہ بچی کا حافظ و ناصر ہو۔ جو اس وقت اپنے والد سید جواد علی صاحب کے ساتھ واشنگٹن میں چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کے گھر میں ہے۔

خاکسار سید عبد الغفور دیوان ہاؤس سیالکوٹ

درخواست دعا

تحریک جدید کی اسٹیٹس واقع ضلع تھر پارکر و حیدر آباد میں گندم کی کٹائی ہو چکی ہے اور فصل کپاس کی کاشت کی جا رہی ہے۔ گذشتہ سال ہماری فصل کپاس پانی کی کمی کے باعث اندازہ سے بہت کم رہی تھی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسٹیٹس کی فصلوں کو پانی کی کمی اور دیگر آفات سے محفوظ رکھے اور سلسلہ کی آمد میں اضافہ فرمائے تاکہ جس مقصد یعنی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اراضی خریدی گئی ہے اس سے بہتر نتائج برآمد ہو سکیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں خصوصیت سے اس بارہ میں احباب دعا فرمائیں۔

(مشتاق احمد باجوہ۔ وکیل الزراعت)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ ۱۳ اپریل کو کھلے گا

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ تعطیلات کے بعد مورخہ ۱۳ ماہ اپریل ۱۹۵۸ء بروز اتوار بوقت ساڑھے سات بجے صبح کھلے گا۔ طلباء اور طالبات کے والدین کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بچوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ تاریخ مقررہ پر سکول میں بھجوا دیں۔

ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول۔ ربوہ

زعماء صاحبان انصار توجہ فرمائیں

گذشتہ ماہ سے چندہ انصار کی وصولی بہت مدھم رفتار سے ہو رہی ہے اگرچہ چندہ انصار فراہم شدہ بقایا داخل خزانہ موجود ہو تو فوراً مرکز میں بھیج کر داخل خزانہ فرما دیں اگر وصولی ہی نہ کی ہو تو جلد گذشتہ مہینوں کا اور بقایا سال گذشتہ وصول کر کے داخل خزانہ کر دیں۔ اور آئندہ وصولی ماہ بماہ ہوتی رہنی چاہیئے تا تنظیم انصار کے ماتحت مرکز میں جو کام جاری ہیں روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ان میں روک پیدا نہ ہو

قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ضرورۃ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "ضرورۃ الامام" کا امتحان انشاء اللہ ۸ مئی کو منعقد ہو گا۔ اس امتحان میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیجئے گا۔ ضرورۃ الامام ۹ پیسہ میں دفتر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ سے مل سکتی ہے زعماء سے گذارش ہے کہ شامل ہونے والے احباب کے نام جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مجلس تجار ربوہ کا قابل تقلید فیصلہ

مجلس تجار ربوہ نے ماہ رمضان کے شروع میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں منظم طریق پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازیٔ عمر کیلئے دعائیں کی جائیں۔ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس ماہ ہر جمعہ کو نماز فجر میں اجتماعی دعا مسجد میں کی جائے۔ اور ایک جانور صدقہ دیا جائے اور مزار حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا پر تجار اکٹھے ہو کر اجتماعی دعا کریں۔ اس پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۸ مارچ اور ۴ اپریل کو اجتماعی دعا اور دو بچھڑے علی الترتیب صدقہ کئے جا چکے ہیں۔ آئندہ بھی ہر جمعہ یہی پروگرام ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے یہ صدقات اور دعائیں قبول فرما کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار۔ ملک سعادت احمد سیکرٹری مجلس تجار ربوہ)

رمضان کا مبارک مہینہ روحانی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ کیا آپ اس مقدس مہینہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں؟ (مہتمم تربیت اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴